مخلوط النسل جانور سے متعلق شرعی حکم: فقہاء کی آراء کا تقابلی مطالعہ

Islam on Mixed Breed Animals: A Comparative Study of the Views of Jurists

Muhammad Ahsan Ali *
Dr Zia ur Rehman **

ABSTRACT

In the present day, the acquisition of mixed animals has become common. In the light of the principles of cross breeding, GMO or cloning, a new species of new qualities is obtained by interlinking forbidden and Halāl animals. It is a problem to decide status of mixed race. The Jurisprudence of Aḥnāf believes that if the mother of such an animal is Halāl and the child is similar to the mother, such an animal is lawful. The religion of jurists except Aḥnāf is more, that is, if one of the two is lawful, this animal will still be lawful in every condition. The Fuqhā of Shāfa'ī and Ḥanāblāh do not consider it to be subservient to anyone, but the Shāfa'ī do not consider it to be subject to the mother in Zakāt. Although all these jurist scholars justify the combination of one species of animal with another. There is more complexity in the religion of jurisprudence and jurisprudence. On the one hand, they give these animals a new identity, while on the other hand they consider mules to be lawful. According to Ẓāhriah, such animals have an element of sanctity, so since the texts are silent about all such new species, these animals will not be lawful. The main argument for such animals to be lawful is the change of the meaning and reality. When the element changes, the order will also change.

Keywords*: Halāl Industry, Mixed-breed, Modern Fiqhī, Genetics, Fiqh and Animal Sciences.*

---

* ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامی، اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور۔ ma5859574@gmail.com

** صدر، شعبہ قرآن، اسلامیہ یونی ورسٹی بہاول پور۔ zia.rehman@iub.edu.pk

تمہید

اللہ نے جانوروں کو انسانوں کے نفع کے لئے پیدا فرمایا ہے اور ان کے مقاصد تخلیق کو بیان فرمایا ہے:

"﴿والْأَنعام خلقَها لَكُمْ فيها دفْءٌ ومنافعُ ومنْها تأْكُلُونَ﴾[1]

ترجمہ: اور اللہ نے تمہارے لئے جانوروں کو پیدا فرمایا تمہارے گرم لباس ان میں ہیں، بہت ساری منفعتیں ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

یقیناً جانوروں کی خلقت انسانوں کے نفع وغذا وغیرہ کے لئے ہوئی ہے لیکن بے شمار حکمتوں کی بناء پر اس نے کچھ جانور حرام قرار دیئے کچھ حلال۔ اسی طرح تمام امتوں اور تمام رسولوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ حلال کھائیں جیسا کہ قرآن میں ہے ﴿يأَيُّها الرُّسل كُلُوا من الطَّيِّبات﴾[2] ترجمہ: اے رسولو! تم پاک کھاؤ یعنی حلال کھاؤ۔

حرام جانوروں کے اصول وضوابط بلکل واضح انداز میں کتب فقہ میں موجود ہیں۔ حیوانات میں وقت گزرنے سے کئی قسم کی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں جن کا بالواسطہ یا بلاواسطہ ہماری روزمرہ کی غذائی اور دیگر ضروریات سے ہوتا ہے۔ جب گوشت، دودھ وغیرہ کی مانگ میں اضافہ ہوا تو اس کی کثرت وافزائش کے لئے سائنسدانوں نے تین طریقے اب تک متعارف کروائے ہیں:

۱۔ کراس بریڈنگ ۲۔ جی ایم او ۳۔ کلوننگ

ان طریقوں نے فقہی حوالے سے مشکلات کھڑی کر دیں ہیں اور حلال وحرام کے ملاپ سے پیدا ہونے والے جانور کے بارے میں بہت دشواریاں پیدا کر دیں کہ اس جانور کو کیا حکم دیا جائے؟ کھایا جائے یا نا کھایا جائے؟

اس کی حقیقت کو فقہی تناظر میں کیسے جانچا جائے؟ موجودہ دور میں یہ تجربہ بہت عام ہو رہا ہے اسی لیے اس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کو واضح کرنا مقصود ہے۔

موضوع کا تعارف

دو مختلف نسل کے جانوروں کا نئی نسل یا نئی خوبیوں والی نسل حاصل کرنے کے لئے جنسی ملاپ کراس بریڈنگ کہلاتا ہے۔ یعنی دو نسلوں کے خصوصیات ایک ہی جانور میں دیکھنا ہو تو یہ کام کیا جاتا ہے تاکہ پہلے سے اعلیٰ نسل تیار ہو سکے یا جن مقاصد کو عام نسل پورا نہیں کر رہی ان مقاصد کا حصول آسان بنانے کے لئے یہ تجربہ کیا جاتا ہے یعنی مختلف حالتوں، اقسام، یا نسلوں کے ملاپ سے نئی خصوصیات کی حامل نسل تیار کرنا کراس بریڈنگ کہلاتا ہے۔

نسل سے مراد یہ ہے کہ ایک مخلوقات میں موجود ذیلی اقسام کا ایک نسلی گروہ جس میں عام طور پر نئی نسل وطرز عمل ہوتا ہے۔

۱القرآن ۱۶:۵

۲۔ القرآن ۲۳:۵۱

جی ایم او کا تعارف

حیاتیات میں جنیاتی طور پر تبدیلی کرنا جی ایم او کہلاتا ہے۔

یعنی حیاتی مادے کو جنیاتی انجیئرنگ کی تکنیک سے دوسرے جنیاتی مادے سے تبدیل کرنا جی ایم او کہلاتا ہے۔ موجودہ دور میں ایک نسل کے جانوروں کی جفتی دوسری نسل کے جانوروں سے کرائی جاتی ہے۔ اور کبھی حلال اور حرام جانور کے بیضوں کو لے کر ٹیوب یا انجیکشن کے ذریعے سے مادہ میں بیضوں کو رکھا جاتا ہے۔ اس میں مذکورہ بالا تین طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔

کراس بریڈنگ کے مقاصد میں سے سب سے اہم مقصد نئی نسل سے زیادہ دودھ حاصل کرنا ہوتا ہے یا گوشت کی پیداوار میں اضافہ مطلوب ہوتا ہے۔

کراس بریڈنگ اور جی ایم او میں فرق

جب ایک ہی نسل کے مختلف جانوروں کے مابین کراس کی افزائش کی جاتی ہے تو اسے کراس بریڈنگ کہتے ہیں۔ اور جب کسی اور نسل کے جین کو دوسری نسل کے ساتھ متعارف کروایا جاتا ہے تو یہ جی ایم او کہلاتا ہے۔

جیسے بکری، مارخور اور ہرن کے ملاپ سے نئی نسل کا حصول کراس بریڈنگ کہلاتا ہے کتا اور بکری یا بھیڑ یا اور بکری کا ملاپ جی ایم او کہلائے گا۔

یعنی ایک نسل سے تعلق رکھنے والے جانوروں کا ملاپ کراس بریڈنگ کہلاتا ہے جب کہ مختلف نسلوں کا ملاپ جی ایم او کہلاتا ہے۔

کراس بریڈنگ کے دو طریقے ہیں:

۱-قدرتی ۲-مصنوعی

۱-**قدرتی:** جیسے جنگلوں میں رہنے والے جانوروں کا ملاپ مختلف اقسام سے۔

۲-**مصنوعی:** سائنسی اصولوں کی روشنی میں مختلف نسلوں، جنسوں کا ملاپ مصنوعی بریڈنگ کہلاتا ہے۔

> Cross-breeding begins with the meeting of two pure breeds of different breeds[1]

محققین نے کراس بریڈنگ کے لئے نر اور مادہ کے کروموسومز کی مطابقت کو لازم قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ "نطفہ امشاج" سے انسان کو آگے چلایا گیا ہے اس لیے اگر کروموسومز کے جوڑوں (pairs) میں فرق آجائے تو کوئی نسل پیدا نہیں ہوسکتی اگر پیدا ہو جائے تو بانجھ ہو گی جیسے خچر ہے۔

اس لیے ضروری ہے پہلے کروسومز کی تعریف واہمیت سمجھ لی جائے۔

1 Ioanhutu, Animal Breeding and Husbandry Agroprint Timisoara, ,2020, p.3

کروسومز

متعدد دھاگہ نما جسموں میں سے، جو کرومیٹن پر مشتمل ہوتا ہے، ایک لکیری ترتیب میں جین لے جاتے ہیں: انسانی نسلوں کے ۲۳ جوڑے ہوتے ہیں، جن میں سے ۲۲ جوڑے نشوونما کے لیے ہوتے ہیں اور ایک افزائش نسل کے لیے۔ خواتین اور مرد کے لیے جنسی کروموسوم بالترتیب X اور Y ہوتے ہیں۔[1]

اردو زبان میں کروموسومز کو "لونیہ" یا "لونیہ جسمیہ" کہتے ہیں یعنی ایسے سالمات کبیر جو خلیات کے مرکز میں نظر آتے ہیں جو ڈی۔ این۔ اے اور لحمیات سے مل کر بنتے ہیں ان کی تبدیلی کو mutation یعنی طفرہ کہتے ہیں۔ جاندار کی شکل وصورت، ذہن، مزاج، رنگ، بال حتٰی کہ بیماریاں جینز کے پیغامات سے ہی ہوتی ہیں۔

جاندار کی ہر جنس کے کروسومز مختلف ہیں جدید سائنس کا یہ نظریہ ہے کہ جنسی ملاپ کے لئے نر اور ماہ کے کروسومز کی تعداد برابر ہونی چاہیئے جیسے انسان کے کروسومز کی تعداد ۲۳ ہے ۲۲ جوڑے جسم کی نشونما جبکہ ا جوڑا افزائش نسل کے لیے ہوتا ہے اس لئے جہاں کروسومز کے جوڑے مناسبت رکھتے ہوں وہیں کراس بریڈنگ ہوگی وگرنہ نہیں ہوگی۔

ان محققین کی آراء کے مطابق حلال وحرام جانوروں میں کراس بریڈنگ ممکن نہیں۔ جیسا کہ مجلس تحقیق الاسلامی پاکستان کے اصحاب کا نظریہ ہے۔ یہ نظریہ کچھ حد تک درست ہے مکمل طور پر درست نہیں کیونکہ ہم کئ ایسے جانور دیکھتے ہیں جن کے کروسومز کے جوڑوں کی تعداد برابر ہے اس کے باوجود بھی ان میں کراس بریڈنگ نہیں ہوسکتی جیسے انسان اور نیل گائے دونوں کے ۴۶،۴۶ کرموسومز بنتے ہیں اسی طرح جہاں جوڑوں کی تعداد برابر نہیں وہاں بھی کراس بریڈنگ کے کامیاب تجربات سامنے آئے ہیں جیسے گھوڑا اور گدھا کے کراس سے خچر۔ حالانکہ گدھے کہ کروموسومز کی تعداد ۶۲ ہے جبکہ گھوڑے کے کروموسومز کی تعداد ۶۴ جبکہ خچر کے کروموسومز کی تعداد ۶۳ ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کے کروموسومز کی تعداد اگر مختلف ہو تو نئ نسل کا حصول ہوسکتا ہے ہاں کروسومز کی عدم مطابقت کی وجہ سے افزائش نسل کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ بنیادی نقطہ افزائش نسل کا نہیں، حصول نسل کا ہے۔ کیٹل فارم میں آج یہی صورت حال عام ہے پہلے کمپنیاں مالکان کو نئ نسل کا نقشہ (design) دکھاتے ہیں پھر تلقیح کرتے ہیں۔ کیٹل فارم میں جانوروں کے ملاپ کا زیادہ رجحان نہیں ہوتا بلکہ یہ حرام جانور کے بیضہ کو لیکر حلال جانور کے اندر انجیکشن، ٹیوب یا دیگر ذرائع سے داخل کرتے ہیں۔ اس طرح سے پھر ان دونوں کے بیضوں

---

1 "Any of several threadlike bodies, consisting of chromatin, that carry the genes in a linear order: the human species has 23 pairs, designated 1 to 22 in order of decreasing size and X and Y for the female and male sex chromosomes respectively. A chromosome is the most condensed structure of a DNA doub helix with proteins." Lakna Panawala, Differente between Chromosome and Gene, PEDIAA 2-19-2017 p.3

کو ملاتے رہتے ہیں تو اس طرح افزائش نسل بڑی تیزی سے ہوتی رہتی ہے اس لیے بانجھ پن کو بنیاد بنا کر اس کا انکار کرنا درست نہیں۔ خصوصا اس دور میں ہم ایسے کئی جانوروں کا مشاہدہ کر چکے ہیں جو اس تجربہ کا واضح نتیجہ ہیں جیسے گیپ نامی جانور جو دنبے اور بکری کے کراس کا نتیجہ ہے۔ آئر لینڈ اور ہالینڈ میں یہ نسل کثرت سے حاصل کی جاتی ہے اسی طرح لائیگرز، ٹیگرون، گرولر ریچھ، زونکی نامی ایسے ہائیبرڈ جانور ہیں جن کے بیضوں کے کروموسومز کی تعداد میں مناسبت نہیں اگرچہ یہ کاروبار گھوڑوں، کتوں اور خنزیر کی اعلیٰ نسل کے لیے تھا لیکن اب بھیڑوں بکریوں بالخصوص گائے میں بہت جدت اختیار کر چکا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کے حلال اور حرام جانوروں میں کثرت سے کراسنگ ہو رہی ہے۔ ان جانوروں کی کراسنگ ایک حقیقت ہے جس کے نتائج کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح موجودہ سائنسدانوں کا بھی یہی خیال ہے کہ حیات کی ابتداء بائیو جینیسس سے ہوئی یعنی تمام جاندار دوسرے جاندار سے ہی وجود میں آئے ہیں۔

اے بائیو جینیسس جو کہ ارسطو کا موقف تھا کو سترہویں صدی میں ریڈی (Redi) نامی سائنسدان نے غلط ثابت کیا ہے لہٰذا بائیو جینیسس کے اصول کے مطابق اقسام کا ہزاروں کی تعداد میں ہونا مخلوط نسلوں کے ملاپ سے ہی ممکن ہے جیسے "بجو، زرافہ، زیبرا، سیہ، انڈین ہرن، "بلیک سٹینکر وغیرہ۔

لہٰذا کراس بریڈنگ یا ہائیبرڈ جانوروں کا مشاہدہ ہم اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں اس لئے اس مسئلے کا حل ضروری ہے یہ مفروضات پر مبنی نہیں۔ جیسا کہ بعض محققین کی رائے ہے۔

اس مضمون کی تفصیل کیلئے چار بنیادی سوالات کا حل مطلوب ہے:

۱) کراس بریڈنگ اسلامی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں؟

۲) کراس بریڈ جانوروں کی حلت و حرمت کے اصول کیا ہیں؟

۳) ایسے جانوروں کے فروعات کی نشاندہی کیسے ہو گی؟

۴) امت مسلمہ موجودہ ترقی یافتہ کراس بریڈنگ صورتوں کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے؟

کراس بریڈنگ سے متعلق فقہائے اسلام کا نقطہ نظر

کراس بریڈنگ کے حوالے سے اکثر علماء امت جواز کا قول ہی اختیار کرتے ہیں البتہ بعض محققین سائنسی اصولوں کی پابندی جبکہ بعض محققین دیگر جزوی پابندیاں یا شرائط لگاتے ہیں لیکن مجموعی نظریہ جواز کا ہی ہے۔

جب ہم فقہاء امت کے نظریات کو سمجھتے ہیں تو عموماً فقہاء اربعہ کے اقوال سے ہمیں پوری امت کا رجحان سمجھ آجاتا ہے۔

چنانچہ فقہاء احناف کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "الهدایہ" میں ہے:

"ولا بأس بإخصاء البهائم وإنزاء الحمير على الخيل، وقد صح أن النبیﷺ ركب البغلة فلو كان هذا الفعل لا يجوز لَما فيه من فتح بابه."[۱]

ترجمہ: اور جانوروں کو خصی کروانے میں کوئی حرج نہیں۔ گدھے کا گھوڑی سے ملاپ کروانا بھی جائز ہے۔ (دلیل) یہ بات صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے خچر پر سواری کی (جو ان دونوں کے ملاپ سے ہوتا ہے) پس اگر یہ کام جائز نہ ہوتا تو آپ خچر پر کبھی بھی سواری نہ کرتے کیوں کہ اس صورت میں حرام کے دروازے کو کھولنا لازم آتا ہے۔

علامہ مرغینانی کی عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر کراس بریڈنگ حرام ہوتی تو آپ ﷺ کبھی بھی خچر پر سواری نہ کرتے کیونکہ اگر یہ کام حرام ہوتا اور پھر آپ ﷺ اسکی سواری کرتے تو اس سے حرام کام کو فروغ ملتا۔ تو آپ کا اس پر سواری کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کام حرام نہیں ہے۔ صاحب ہدایہ کی اسی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عینی لکھتے ہیں:

"وإنزاء ارتكاب الحمر على الخيل"[۲]

جب گدھے کی گھوڑی سے جفتی ہو تو اسے انزاء کہتے ہیں اس کے بعد علامہ عینی بخاری و مسلم وغیرہما کے حوالوں سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ نے متعدد مواقع پر خچر کی سواری کی ہے اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو آپ کبھی بھی اسکی سواری نہ کرتے۔

علامہ ابن نجیم مصری نے اس عبارت پر وارد ہونے والے شبہات کا بخوبی جائزہ لیا ہے۔ وہ شبہات یہ ہیں:

۱- آپ ﷺ نے بنو ہاشم کو خچر کے حصول کے لیے گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے روک دیا تھا۔

۲- آپ نے خچر پر سواری کی تو سواری کرنے سے سواری کا جواز ثابت ہوتا ہے انزاء کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

ان شبہات کا جواب دیتے ہوئے ابن نجیم لکھتے ہیں:

"وما ورد فيه من النهى كان لأجل تكثير الخيل ولا يخفى أن الدليل لا يفيد المدعى، لأن غايته أن يفيد جواز الركوب ولا يلزم منه جواز الإنزاء. والجواب لما كان هذا الفعل في زمنه ظاهرا والظاهر أنه بلغه ولم ينه عنه دل على الجواز"[۳]

۱۔ مرغینانی، علی بن ابی بکر، فرغانی، الهداية، دار احیاء التراث العربی بیروت، کتاب الکراھیۃ ۴/ ۳۸۰

۲۔ عینی، محمود بن عمرو بدرالدین، البناية شرح الهداية، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۲/ ۲۴۲ کتاب الکراھیۃ، ۲۰۰۰ء

۳۔ ابن نجیم زین الدین بن ابراہیم مری، البحرالرائق شرح كنز الدقائق، دار الکتب الاسلامی کتاب الکراھیۃ 8/ 234

شبہ نمبر ایک کا جواب یہ ہے کہ آپ نے گدھے اور گھوڑے کے ملاپ سے اس لئے روکا تا کہ گھوڑی کی کثرت باقی رہے کیونکہ مادہ گھوڑی سے گدھے کا ملاپ ہوتا ہے تو اس طرح آلہ جہاد کا فقدان ہو گا اس لئے آپ نے اس سے روکا پھر اس معنی کی تعیین کے لئے خطاب کا مخاطب بنی ھاشم کو بنایا۔

دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کراس بریڈنگ حضور کے زمانہ میں عام تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ کو اسکی خبر ہو گی اور شارع کا مقام بیان میں خاموش رہنا اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

موجودہ دور میں یہ مسئلہ کراس بریڈنگ کے نام سے زیادہ مشہور ہے حالانکہ اسے جی ایم او کے نام سے متعارف کروانا چاہیے۔ لہٰذا اس کا جواز آپ کی تقریری سنت سے ثابت ہو گیا۔

اسی طرح اللباب المعتصر، مجمع الانھر اور عالمگیری میں اس کام کے جواز پر نصوص موجود ہیں۔

فقہاء شافعیہ

فقہاء احناف کی طرح فقہاء شافعیہ بھی کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں البتہ بعض شوافع کراہت کے قائل ہیں یہ کراہت مطلق نہیں بلکہ اسی قید کے ساتھ مقید ہے جو قید ابن نجیم نے ذکر کی ہے۔

چنانچہ امام نووی نے المجموع میں فرمایا ہے:

"یکرہ إنزاء الحمیر علی الخیل إلی أن قال سبب النھی أنه سبب قلة الخیل"[۱]

امام نووی کی یہ عبارت دراصل حنفی موقف کی تائید میں ہے کہ نھی بہر صورت نہیں تھی بلکہ نھی کا ایک خاص محمل تھا وہ گھوڑوں کی نسل کو قلت سے بچانا تھا یا دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے گھوڑے کی نسل کو عرب میں ناپید ہونے سے محفوظ بنانے کے لیے کراس سے منع کر دیا۔

اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عرب کی سنگلاخ زمین، اوپر سے دور دراز کے تجارتی تعلقات پھر کثرت سے بوجھ لادنا گھوڑا ان چیزوں کا متحمل نہ تھا اسی بناء پر لوگوں کی خواہش تھی کہ برق رفتاری اور بردباری کی خوبیاں ایک ہی جانور میں دیکھیں اس بناء پر یہ سلسلہ انہوں نے کثرت سے شروع کر دیا جس سے گھوڑے کم ہوتے گئے شاید اسی وجہ سے غزوہ بدر میں ۳۱۳ افراد کے پاس صرف دو گھوڑے تھے نیز جہاد میں اس کا مقام نہایت اعلیٰ تھا شاید اسی بناء پر آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سے منع فرما دیا۔ لہٰذا یہ منع مطلقاً نہیں تھا۔ اسی طرح علامہ ابن ہیثمی شافعی اور دمیری نے لکھا ہے۔

فقہاء مالکیہ

فقہاء مالکیہ بھی کراس بریڈنگ کو جائز قرار دیتے ہیں پھر چاہے یہ مصنوعی ہو یا غیر مصنوعی ہو۔ اگرچہ کچھ مالکیہ ایسے جانور کو کسی کے تابع نہیں مانتے وہ حاصل شدہ نئی نسل میں کوئی حکم شرعی ثابت نہیں کرتے البتہ وہ اس

۱۔ نووی، یحی بن شرف، المجوع شرح المھذب، دار الفکر بیروت، 6/179 باب قسم الدقات ۱۹۷۹ء

فعل کے جواز کے قائل ضرور ہیں۔ ہاں اکثر مالکی محققین احناف کی طرح کراس جانور کو ماں کے تابع جانتے ہیں بلکہ مالکیہ میں وسعت زیادہ ہے۔

چنانچہ علامہ دسوقی لکھتے ہیں:

"تجب فی المتولد(منها ومن الوحش)كما لو ضربت فحول الظباء اناث الغنم، اوالعكس مباشرة وبواسطة"[1]

یعنی وہ جانور جو دو نسلوں سے مل کر متولد ہوا چاہے ہرن کا نر بکری کے مادہ پر یا اسکے بر عکس تو اس صورت میں نئی حاصل شدہ نسل میں زکوٰۃ واجب ہو گی۔

دسوقی کی یہ عبارت مالکی فقہ کے فلسفہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ اگر متولد اپنی نسل سے ہے تو چاہے باپ پر جائے یا ماں پر دونوں صورتوں میں حلال کا اعتبار کیا جائے گا اور زکوٰۃ واجب ہو گی جب زکوٰۃ واجب ہے تو معلوم ہوا کہ یہ کام بھی جائز ہے کیونکہ جو چیز حلال کا ذریعہ بنے وہ خود بھی حلال ہی ہوتی ہے۔

اسی طرح علامہ قرافی مالکی لکھتے ہیں:

"المتولد إن كانت أمه من الأنعام فالاجزاء لانها هي الأصل"

یعنی جانور کا ایسا بچہ جو دو مختلف نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو تو اسکی ماں کا اعتبار کیا جائے گا اگر ماں بھیمۃ الانعام میں سے ہے تو یہ قربانی میں لگ جائے گا۔ قربانی میں ایسے جانور کا جواز اس بات کی دلیل ہے مالکی فقہاء بھی کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں۔

فقہاء حنابلہ

فقہائے حنابلہ بھی اسکو جائز قرار دیتے ھیں لیکن جمہور فقہاء کی عبارات اس مسئلے پر خاموش ہے، البتہ بعض عبارات سے جواز کے اشارے ملتے ہیں۔

"قال بعض العلماء ما تولد وكان أصله مما تجب فيه الزكاة كان تكون أمه بقرة فإنه يأخذ حكم الزكوة، ويأخذ حكم أمه فإذا كان الذكر لا تجب فى جنسه الزكوة والأنثى تجب فيها الزكوة فان المتولد منهما يتبع أمه وتجب فيه الزكاة"

بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ جو جانور دو مختلف جنسوں کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو تو اسکی اصل کو دیکھا جائے گا (ماں کو) جیسے اسکی ماں گائے ہو تو اس صورت میں ماں کا اعتبار کرتے ہوئے زکوٰۃ لازم ہو گی۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو مختلف جنسوں کے ملاپ سے کوئی جانور پیدا ہوا ہے تو اس میں ماں کا اعتبار کیا جائیگا یعنی اگر مادہ اس جنس سے ہو جس پر زکوٰۃ لازم ہے تو متولد یعنی نئی نسل پر زکوٰۃ لازم ہو گی اور اگر مادہ اس جنس سے نہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو تو متولد پر بھی زکوٰۃ نہیں ہو گی۔

---

[1] دسوقی، محمد بن احمد، حاشية الدسوقی علی الشرح الكبير ، دار الفکر بیروت، باب الزکوۃ، ۱/ ۴۳۲

جیسے جنگلی بیل اور اھلی گائے کے ملاپ سے جو نسل نکلے گی اس میں زکوٰۃ لازم ہو گی اسی طرح حمار خور اور ہرن کے نر کا گھریلو بکریوں سے ملاپ ہو تو بھی زکوٰۃ لازم ہو گی لیکن اگر اس کے برعکس ہو تو زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔

مذکورہ عبارت میں زکوٰۃ کا لزوم اس بات کو ثابت کر رہا ہے فقہاء حنابلہ متولد یعنی جو دو مختلف نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہوا اسکی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں اور متولد کو ماں کے تابع کرتے ہیں متولد پر زکوٰۃ کا لزوم اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کراس بریڈنگ کو جائز سمجھتے ہیں اور اس جانور کو حقیقی جانور کے قائم مقام قرار دیتے ہیں لہٰذا چاروں مکاتب فقہ کی روشنی میں یہ واضح ہو گیا ہے کہ مختلف نسلوں کا کراس آپس میں جائز ہے جبکہ دونوں نسلیں حلال ہوں البتہ دو مختلف نسلوں کا کراس جن میں سے ایک حلال اور ایک حرام ہو اس کو پسند نہیں کیا گیا اسی وجہ سے فقہاء حنابلہ اور مالکیہ نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ ان جانوروں کا کراس پسندیدہ نہیں ہے جن میں جینیاتی مطابقت نہ پائی جاتی ہو۔

پسند نہ ہونا اور بات ہے اور جائز نہ ہونا اور بات ہے اسی وجہ سے فقہاء نے اس ثبوت پر ضمان کا قول کیا ہے اسی طرح ایسے جانوروں کا کراس کرے کہ مادہ اسکو برداشت ہی نہ کر سکے اور مر جائے یا اسکا رحم پھٹ جائے او وہ بانجھ ہو جائے۔ اس پوری بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر تین نکات میں اتفاق ہو تو سبھی فقہاء کے نزدیک کراس بریڈنگ کرنا جائز ہے۔

۱۔ جینیاتی مطابقت ہو۔

۲۔ حلال کا حلال سے کراس ہو۔

۳۔ ماں کا تعلق حلال سے بھی ہو اور وہ نئی نسل ماں کے مشابہ ہو یعنی اسکی شکل و صورت ماں پر گئی ہو۔

ان اتفاقی نکات کے بعد مزید قیودات میں فقہاء مختلف ہیں۔ احناف حلال کا حرام سے کراس جائز سمجھتے ہیں مالکیہ کا رجحان بھی یہی ہے اور شوافع کے ادلہ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں جبکہ حنابلہ اس میں تھوڑی بہت کراہت سمجھتے ہیں حرام کوئی بھی نہیں کہتا اس صورت میں جبکہ ماں حلال ہو۔

۲۔ کراس جانوروں کی حلت و حرمت کے اصول

کراس بریڈنگ کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) حرام جانور کا حرام سے کراس ہو گا تو نئی نسل حرام ہی ہو گی چاہے اسکی مشابہت ماں سے ہو یا باپ سے پھر چاہے اس میں حرام جانور والی علت (جیسے کچلیاں، خبث) نہ بھی ہو تب بھی حکم یہی ہو گا۔

(ب) حلال جانور کا حلال سے کراس ہو تو کھانے میں تو حلال ہو گا۔ فقہاء اسلام اس پر متفق ہیں البتہ اس کی قربانی، زکوٰۃ میں فقہاء مختلف ہیں ہاں اکثریت جواز کی قائل ہے۔ جیسے اھلی اور وحشی کے ملاپ سے پیدا ہونے والا جانور جسکی ماں أهلي أنسي ہو نیز متولد ماں کے مشابہ ہو جس طرح مارخور، بارہ سنگھا کے نر کا بکری کے مادہ سے یا نیل گائے کا گھریلو گائے سے کراس ہو چاہے جفتی کے ذریعے یا ٹیوب، انجیکشن وغیرہ کے ذریعے جبکہ متولد کھانے پینے، شکل و شباہت، رہن سہن میں ماں پر گیا ہو۔

(ج) حرام جانور کا کراس حلال سے ہو جیسے مختلف اغراض کی بناء پر بیل کا کراس خنزیر کے مادہ سے یا برعکس اسی طرح بھڑیے کا کراس بکری سے یا کسی بھی حلال جانور کا حرام جانور سے۔ یہ صورت سب سے نازک، خطرناک ہے۔ کیٹل فارم کے مالکان گوشت، دودھ یا قربانی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ بالخصوص غیر اسلامی ممالک میں یا وہاں سے حاصل کیے جانے والے جانوروں میں یہ کراس نظر آتا ہے۔

غیر اسلامی ممالک میں جو جانور قربانی کے لیے پیش کیے جاتے ہیں عموماً وہ عجیب شکل وصورت کے ہوتے ہیں۔ ان کی قربانی کے حوالے سے عوام کو بڑی وحشت ہوتی ہے اور ڈیری فارم کی ترقی کا انحصار بلکہ مقاصد کے حصول کا دارومدار بھی اسی صورت پر ہوتا ہے۔ ذیل میں فقہاء کے تین نظریے مذکور ہیں۔

۱-فقہائے اربعہ ۲-اصحاب ظواہر ۳-دور جدید کے فقہاء

فقہائے اربعہ اس صورت میں ماں کا اعتبار کرتے ہیں اور ماں کو اصل قرار دیتے ہیں اس لیے اگر اس جانور کی ماں حلال ہے تو جانور بھی حلال ہوگا اور اس کو نئی نسل سے تعبیر نہیں کیا جائے گا بلکہ ماں والی نسل کا ہی قرار دیا جائے گا۔ فقہاء اربعہ ایسے جانور کو حلال اس لیے قرار دیتے ہیں کہ انسان کے علاوہ جتنے بھی جانور ہیں، ذی روح ہیں وہ ماں کی طرف منسوب ہوں گے کیونکہ انسان کے لئے نفقہ، وراثت، برضاعت اور پرورش باپ کے ذمہ داریوں میں سے ہوتی ہے۔ اگر یہ باپ کی ذمہ داریوں میں سے نہ ہو تو اس صورت میں انسان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے نیز جیسے انسان مقاصد کے اعتبار سے تمام مخلوقات الٰہیہ کا قطب ہے۔ جس چیز کے مقاصد عظیم ہوں اس کے حقوق بھی عظیم ہوتے ہیں۔ جیسے رسالت کے مقاصد اعلیٰ ہیں تو اس کے حقوق بھی سب سے اعلیٰ ہوں گے۔ مذکورہ حقوق کی تفویض باپ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لیے انسانوں کو باپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور باپ سے ان کی نسل کا ثبوت ہوتا ہے لیکن انسانوں کے علاوہ باقی تمام ذی روح میں اعتبار ماں کا ہوتا ہے اس لئے جو حکم ماں کا ہوگا وہی حکم متولد یعنی کراس کا ہوگا۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب الھدایۃ میں ہے:

والمولود بين الاهلي والوحشي يتبع الام لا نها هي الا صل في التبعيه حتى نزاالزئب على الشاة يضحى بالولد[1]

جو جانور اصل اور وحشی کے ملاپ سے پیدا ہوا وہ ماں کے تابع ہوگا کیونکہ تبعیت میں ماں ہی اصل ہے۔ اسی وجہ سے اس بچے کی قربانی جائز ہوگی جس کی ماں بکری تھی اور اس پر بھڑیا کودپڑا۔

اگر کوئی نر حرام جانور کسی مادہ حلال جانور سے جفتی کرے تو پیدا ہونے والا جانور حلال ہوگا اور اسے نئی نسل شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ ماں والی نسل ہی قرار دیا جائے گا۔ فقہائے مالکیہ میں امام قرافی نے اسی کی تشریح کی ہے کہ ذی روح میں سے انسان کے علاوہ باقی سارے جانوروں میں اعتبار ماں کا ہوتا ہے۔

۱مرغینانی، الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ دارالحیاء التراث العربی بیروت، ۲۰۰۰، ۴/۳۵

لان الحیوان غیر الناطق انما یلحق بامه ولذالک انما یسمی یتیما اذاماتت امه فان کانت من الانعام فالاجزاء[1]

یعنی انسان کے علاوہ سارے حیوان ماں سے لاحق ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو تب ہی یتیم کہا جاتا ہے جب ان کی ماں مر جائے اس لئے اگر ماں انعام سے ہو تو حلال ہونگے۔

اس عبارت سے یہ واضح ہے کہ فقہائے مالکیہ کے نزدیک بھی اصل ماں ہی ہے۔ اور ماں کا ہی اعتبار ہو گا۔

امام شافعی کی نص ہے کہ زرافہ اور بجو حلال ہے کیونکہ ان کے نزدیک زرافہ بجو اور اونٹنی کا کراس ہے۔ اسی طرح بجو زذی ناب تو ہے لیکن ذی ناب سے مراد ہے کہ کچلیوں کے بغیر اسکا گزارا ہی نہ ہو سکتا ہو۔ جبکہ بجو کچلیوں کے بغیر کافی عرصہ زندہ رہ سکتا ہے۔ اس لیے زرافہ اور بجو حلال ٹھرے حالانکہ بجو بھی کراس نسل ہی ہے اور زرافہ بھی کراس نسل ہے۔ اسی طرح امام الحرمین لکھتے ہیں۔

" ثم الجنین فی الحلة والحرمة یتبع الام"[2]

یعنی جنین حلت اور حرمت میں ماں کے تابع ہے اگرچہ جنین کی کا کراس کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن وجہ استشہاد یہ ہے کہ حلت اور حرمت جب جمع ہو جائیں تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے لیکن جب حلت اصلیہ غالب ہو اور حرمت کا ضعیف سا شبہ بھی ختم ہو جائے ماہیت کی تبدیلی کی وجہ سے تو اس میں حلت کا اصول ہی مانا جاتا ہے۔ اسی طرح امام ابن قدامہ اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسی لئے مسئلہ اعتاق، تدبیر، نفقہ اور دارالحرب کے لحوق میں ماں کے تابع ہونے کا اعتبار کرتے ہیں البتہ خاص کر جانوروں کے کراس کے مسئلہ میں ان کا موقف ایک حیثیت سے احناف سے بھی زیادہ وسعت والا ہے ان کے نزدیک یہ نئ نسل اپنی علامات سے پہچانی جائے گی کچلیوں میں تو کچلیوں والا حکم ہو گا لیکن اس صورت میں علم الحیوانات کے ماہرین کیلئے یہ مصیبت کھڑی ہو جائے گی کہ اس نوع اور جنس کو کس کے ساتھ مربوط و متعلق کیا جائے لیکن اس میں افراط و تفریط کا بازار کھل جائے گا کیونکہ ان جانوروں کو ہم قرآنی زکوۃ وغیرہ میں نئ نسل مانیں گے تو وسعت ہی وسعت ہے لیکن اسی وقت اگر ہم ان کو کسی کے ساتھ لاحق نہیں کریں گے تو ہمیں حلت و حرمت کے حوالے سے پریشانی کا سامنا ہو گا علامہ ابن قدامہ کہتے ہیں:

" ان المتولد بین شیئین ینفردباسمه وجنسه وحکمه عنهما کا لبغل المتولد بین الفرس والحمار والسبع المتولد بین الذئب ضبع والفجح لا یتنا وله نصوص الشارع"[3]

وہ جانور جو دو نسلوں کے ملاپ سے پیدا ہو جنس، اسم اور حکم میں مستقل اور منفرد نسل ہو گا جیسے گھوڑے

---

۱ قرافی، احمد بن ادریس مالکی، الذخیرۃ، کتاب العد دارالغرب الاسلام، بیروت، ۱۹۹۴، ۱۴۴/۴،

۲ امام الحرمین، عبدالملک بن عبداللہ، نھایتة للطلب، دارالنھاج، سعودی عرب، ۲۰۰۷، ۲۱۸/۱۸

۳ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، المغنی فل الزکواۃ فی المتولد مکتبہ القاہرہ مر، ۱۹۶۸، ۴۴۵/۲

اور گدھے کے ملاپ سے خچر اور بھیڑیا اور بجو کے ملاپ سے سبع کہلائے گا۔ حلت و حرمت کے اعتبار سے، عبادات اور معاملات کے اعتبار سے انکو نصوص مشتمل نہ ہونگی اس لیے ان میں نئی نسل کا اعتبار کیا جائے گا۔ پوری بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ حنابلہ کے نزدیک نئی نسل ہونے کی وجہ سے یہ جانور حلال ہوگا اس لیے یہ خچر کی حلت کے قائل ہیں جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ماں کے تابع ہونے کی بنا پر حلال ہوگا۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل

" الولَدَ لِلفَراش ولِلعاهِر الحجر"[1]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب فراش کے لیے اور پتھر زانی کے لئے یعنی جب کوئی بندہ کسی عورت سے زنا کرتا رہے اور وہ عورت شادی شدہ ہو اور بچہ پیدا ہو جائے تو بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بچہ ماں کے تابع ہے کیونکہ ماں کا بطن صاحب فراش کے حق میں محبوس ہے تو بچے کو بھی اسی کے ساتھ متعلق مانا جائے گا۔ نہ کہ زانی مرد کا اعتبار کرتے ہوئے زانی کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

یہ یاد رہے کہ جن فقہاء نے ماں کا اعتبار کیا ہے وہ مطلق نہیں ہے کچھ فقہاء نے کوئی قید نہیں لگائی جبکہ اکثر فقہاء کہتے ہیں کہ ماں پر جانا ضروری ہے اور اعتبار اسی مشابہت کا ہے۔ اور اسی جزی کا اعتبار کرتے ہوئے الفتاوی الہندیہ میں ہے کہ:

> "بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہو تو اگر وہ بھونکتا ہے تو یہ کتا ہے اور اگر اس کی آواز بکری کی طرح ہے تو کھایا جا سکتا ہے ہے اور اگر دونوں کی طرح آواز دیتا ہے تو تو اس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان سے چاٹ لے تو کتا ہے اور اگر منہ سے پیے تو بکری ہے۔ اور اگر دونوں طرح سے پیے تو اس کے سامنے گھاس اور گوشت دونوں چیزیں رکھی جائیں اگر گھاس کھائے تو بکری اگر گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اسے ذبح کر کے دیکھئے اس کے پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے ہیں اور نہ ہو تو نہ کھائیں"
>
> " شاة ولدت ولدا بصورةالكلب فاشكل امره فان صاح مثل الكلب لا يوكل لانه كلب وان شرب بالفم يوكل لانه شاة وان شرب بهما جميعا يوضع التبن واللحم قبله ان اكل التبن يوكل لانه شاة وان اكل اللحم لايوكل وان اكل لحما جميعا يذبح ان خرج الا معاء لا يوكل وان خرج الكرش يوكل "[2]

فقہ حنفی کی یہ جزی اس بات کی واضح کر رہی ہے کہ صرف ماں کا حلال ہونا کافی نہیں بلکہ متولد کا ماں کے مشابہ ہونا ضروری ہے وہ مشابہت کس طرح ثابت کی جائے گی اور کن کن چیزوں میں ثابت کی جائے گی لہذا وہ کر اس

۱البخاری، محمد بن اسماعیل جعفی، الجامع، باب للعاهر الحجر، دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ، حدیث نمبر، ۶۶۱۷

۲بلخی، نظام الدین وغیرہ، الفتاوى الهندية، كتاب الذبائح دار الفکر بیروت ۱۳۱۰ھ، ۵/۲۷

جانور جن کی شکل حرام جانوروں سے ملتی ہو یا اس کی عادات حرام جانوروں سے ملتی ہوں یا ان کا کھانا پینا حرام جانوروں کی طرح ہو تو ایسے جانور سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مقالہ نگار کے نزدیک اتنی پابندیوں کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ کراس بریڈنگ کے ذریعے سے صرف وہی مخلوط جانور حلال ہوں گے جن میں انقلاب ماہیت کے اصول کار فرما ہوں لہذا خانجروف (Khanzarof) نامی جانور جو کہ بکری اور سور کا کراس ہے میں فقہاء نے ان تمام معلومات کو سامنے رکھتے ہوئے حلت کا قول اختیار کیا ہے۔

ماضی قریب میں Henry Jewilt نے Eadgar Face نامی جانور متعارف کروایا جو بجو اور نیولے کی شکل کا ٹیکسل میمنا ہے۔

اسی طرح آج کے دور میں جینیاتی تبدیلیوں اور کلوننگ کے ذریعے سے اس انڈسٹری میں بے انتہا تجربات سامنے آ رہے ہیں۔

اس کے مقاصد

۱-دودھ کی پیداوار میں اضافہ ۲-نئی نسل کا حصول جس میں خوبیاں زیادہ ہوں

۳-وبائی امراض سے بچانا ۴- گوشت کی پیداوار میں اضافہ

۵-ناپید جانوروں کو مکمل طور پر ختم ہونے سے بچانا

پاکستان میں ہالینڈ یا آسٹریلین گائے کے کراس سے ساہیوال کی گائے زیادہ مشہور ہے یہ ۱۸ لیٹر تک دودھ دیتی ہے اور آسٹریلین گائے بھی کراس بریڈنگ کے نتیجے میں آتی ہے۔ بعض محققین کا یہ شبہ ہے کی آسٹریلین گائے خنزیر کا کراس ہے تو جواب یہ ہے کہ مذکورہ قیودات میں سے اگر کچھ قیودات نہ پائی جاتی ہوں تب تو یہ الزام درست ہو گا لیکن اس گائے کی شکل، عادات، رہن سہن اور کھانا پینا گائے ہی کی طرح ہے اس لیے اس شبہ کو درست بھی مان لیا جائے تب بھی اسکی ماہیت مکمل طور پر بدل چکی ہے اس لئے اس کا کچھ اعتبار نہ ہو گا ہاں یہ بات حقیقت کے عین مطابق ہے کہ خنزیر کے کراس سے حاصل شدہ گائے میں دودھ کی زیادتی ہوتی ہے۔ مخلوط جانوروں میں سے اکثر بانجھ ہوتے ہیں کیونکہ کروموسومز میں مناسبت نہیں ہوتی۔

اصحاب ظواہر کا نظریہ

اصحاب ظواہر حنابلہ کی طرح متولد یعنی نئی حاصل شدہ نسل کو مستقل و منفرد نسل قرار دیتے ہیں۔ البتہ حنابلہ کے ہاں اس مسئلے میں وسعت زیادہ ہے۔ خچر؛ گدھے اور گھوڑے کی دو نسلوں کے ملاپ سے متولد ہوتا ہے ان فقہاء کے نزدیک گھوڑا حلال ہے اس لیے یہ خچر کی حلت کے بھی قائل ہیں اور خچر کی حرمت پر مشتمل احادیث کو معلل سمجھتے ہیں۔

اسی لئے فقہائے احناف بھی کہتے ہیں کہ خچر کی ماں اگر گھوڑی ہو اور ماں کے مشابہ ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے لیکن اصحاب ظواہر ماں کا اعتبار نہیں کرتے ان کے نزدیک متولد کی حقیقت ان دونوں سے جدا ہے اس لیے خواہ

کوئی بھی حرام جانور حلال سے ملاپ کرے تو وہ متولد حلال ہو گا۔

علام ابن جزم لکھتے ہیں:

" فإن البغل مذ ينفخ فيه الروح فهو غير الحمار ولا يسمى حمارا فلا يجوز أن يحكم له بحكم الحمار لأن النص إنما جاء بتحريم الحمار والبغل ليس حمارا ولا جزءاً من الحمار"[1]

خچر کی حلت پر کلام کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں خچر میں جب روح پھونکی گئی تو وہ خچر نہ تھا(کیونکہ گدھا حرام ہے) اور نہ ہی اس کو کوئی گدھا کہتا ہے اس لیے خچر پر گدھے والا حکم لگانا جائز نہیں۔ حالانکہ نص کی حرمت صرف گدھے کو متضمن ہے اور خچر کسی طرح بھی گدھا نہیں اور نہ ہی گدھے کا جز ہے۔

دلیل کی کمزوری کے باوجود یہ واضح ہو گیا کہ اصحاب ظواہر کے نزدیک کراس بریڈ کی حیثیت ایک مستقل جانور کی سی سے ہے اس مستقل نسل کے بارے میں حرمت کی نص موجود نہیں اس لیے یہ جانور حلال ہو گا۔لہذا احناف اور مالکیہ ایسے جانور کو ماں کے تابع مانتے ہوئے حلال قرار دیتے ہیں جبکہ اصحاب ظواہر اور حنابلہ نصوص سے مستثنیٰ ہونے کی بنا پر اصل الاشیاء الإباحة کے مطابق حلال قرار دیتے ہیں۔

دور جدید کے فقہاء

متاخرین فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ایسے جانور سے بچا جائے نہ اس کا گوشت کھایا جائے نہ دودھ پیا جائے کیوں کہ یہ اصول ہے:

"إذا اجتمع حاظر ومبيح قدم الحاظر على المبيح"

یعنی جب اباحت اور منع جمع ہو جائیں تو منع کو اباحت پر مقدم کیا جاتا ہے اور نبی کریم علیہ السلام نے معاملات میں احتمالی چیزوں کو بھی چھوڑنے کا حکم دیا ہے جیسے حدیث پاک میں ہے:

" وإن وجدت مع كلبك كلاب غيرك فلا تأكل"[2]

اور اگر تو پائے اپنے کتے کے ساتھ اپنے غیر کے کتوں کو تو اس شکار کو نہ کھا۔

اس حدیث میں اپنے کتے کا شکار حلال تھا پھر بھی دوسرے کتوں کے مل جانے کی وجہ سے مخلوط کے حکم میں ہو گیا تو کھانے سے منع کر دیا۔لہذا اس قاعدے کے مطابق ایسے جانور کو کھانا حرام ہے۔ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے ستائیسویں سیمنار میں ایسے جانوروں سے بچنے اور ان کو فروغ دینے سے اجتناب کی سفارش کی گئی ہے۔ اسی طرح ایچ-ای-سی اور مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے اشتراک سے اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد میں حلال غذا کے عنوان سے ۲۰۱۷ء میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مندوبین نے کراس بریڈنگ کے فروغ پر

---

۱ ابن حزم، علی بن احمد قرطبی، المحلی بالآثار، دار الفکر بیروت، بدون طبعہ، ۶/۸۱

۲ بخاری، الجامع، باب تسمية على اليد، حدیث نمبر: ۵۴۷۵

تحفظات کا اظہار کیا ہے۔

ان محققین کی آراء کو اگر مان لیا جائے تو حرج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ غیر اسلامی ممالک میں خالص نسل ملنا مشکل ہوتا ہے جیسے ہالینڈ، آسٹریلیا، برطانیہ اور امریکہ میں کثرت کے ساتھ سائنسی اصولوں کی روشنی میں اس طریقہ سے زر مبادلہ حاصل کیا جارہا ہے۔ وہاں بھیڑ گائے خالص نسل کی ملنا اتنا ہی مشکل ہے کہ جتنا پاکستان میں خنزیر۔ لیکن بایں ہمہ جواز اور عدم جواز سے قطع نظر حلال اور حرام کے کراس پر پابندی لگانا ضروری ہے۔

لیکن حلت و حرمت کے اصول کے اعتبار سے ان محققین کی آراء میں بہت ضعف ہے کیونکہ یہاں حلال و حرام کا اختلاط و اجتماع نہیں بلکہ انقلاب و استبدال ہے اور شئ کا حکم اسکی ہئیت پر لگایا جاتا ہے۔ لہٰذا "بھیمة الانعام" کی تفصیل عرف اور اہل فن کے سپرد کر دی جائے لہٰذا اگر اس جانور اہل اصول اور اہل عرف کو جس ہئیت پر آئیں گے وہی اسکا حکم لگائیں گے۔

کراس بریڈ جانوروں کے نظائر کی نشاند

جیسا کہ نظائر کے لفظ سے ہی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان جانوروں کا دیگر ابواب شرع میں کیا حکم ہو گا یعنی قربانی، زکوٰۃ، دیت، منت، عقیقہ اور جنایت وغیرہ میں کیا حکم ہو گا۔ حلت و حرمت میں فقہائے اربعہ اگرچہ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں لیکن کراس بریڈ جانوروں کے فروعات و نظائر میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ فقہائے احناف نے جس طرح ان جانوروں کو حلت و حرمت میں ماں کے تابع مانا ہے باقی تمام میں بھی اسی کے تابع مانتے ہیں اس لئے بکریاں اگر بھیڑیے سے کراس ہوں اور ماں کی شکل پر تو ان کی زکوٰۃ واجب ہو گی اسی طرح قربانی بھی واجب ہو گی اسی طرح دیت میں اور منت میں نیز عقیقہ میں وہ حقیقی بکریوں کی طرح ہونگی جبکہ فقہائے شافعیہ اس حوالے سے مختلف نظریے رکھتے ہیں کچھ حلت کے قائل ہیں جبکہ باقی جگہوں پر کفایت کے قائل نہیں۔

امام السرخسی فقہائے احناف و شوافع کا نظریہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> والمتولد من الظبى والغنم يكون نصابا إذا كانت الأم نعجة وكذلك المتولد من البقر الوحشي و البقر الأهلى عندنا العبرة لأم و عند الشافعي لا تجب فيه الزكاة لأنه تجاذبه جانبان أحدهما يوجب والآخر لايوجب والأصل عدم الوجوب والوجوب بالشك لا يثبت۔

ان کی دلیل ہے کہ ان جانوروں میں ایک جانب وجوب کی جاذب ہے اور ایک عدم وجوب کی جاذب ہے اور اصل عدم وجوب ہے نیز وجوب شک سے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کراس جانوروں میں خواہ اھلی اور وحشی، "بھیمةالانعام" یا سباع ہوں ان میں زکوۃ نہیں ہو گی کیونکہ ان کی حقیقت مشکوک ہے۔ زکوۃ کے حوالے سے کچھ مالکی فقہاء کا بھی یہی نظریہ ہے۔ لیکن اکثر مالکیہ زکوۃ کے وجوب کے قائل ہیں چنانچہ علامہ مواق مالکی جو علامہ عبدری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے مالکیہ کے تین اقوال نقل کیے ہیں۔ ایک قول احناف کے موافق ہے دوسرا شوافع کے موافق ہے جبکہ تیسرے قول میں مطلقاً زکوۃ کے قائل ہیں خواہ ماں اھلی یا وحشی ہو، حرام یا حلال ہو۔

"تجب الزكوة في المتولد مطلقا قيل لاتجب وثالث الأقوال تجب إن كانت الأمهات من النعم وتسقط إن كانت من الوحشى "

یہی قول "المدونة" میں نقل کیا گیا ہے۔ لیکن شرح مختصر خلیل میں ماں کا اعتبار کیا گیا ہے یعنی مالکیوں کا مؤقف بھی یہی ہے کہ کراس بریڈ میں مشابھت ہو تو تمام احکام میں وہ ماں کے حکم میں ہو گی۔ اسی لیے یہ قربانی میں بھی اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

"فلا زكوة والا فالزكوة وشرحه الجزولى فى شرح الرسالة وهو الجارى على الأضحية "

الغرض مالکیہ کی معتمد کتب جیسے مختصر خلیل، المدونۃ، الذخیرہ وغیرہ میں کراس بریڈ پر ماں سے مشابھت کی صورت میں زکوۃ لازم ہے اور قربانی کا جواز ثابت ہے۔ لیکن متاخرین مالکیہ نے مذھب کے نقل کرنے میں خطاء کی۔ اسی لیے انھوں نے زکوۃ کا عدم وجوب اور قربانی کا عدم جواز نقل کر دیا۔ حلانکہ معتمد متون مالکیہ میں ماں کا اعتبار منقول ہے لہذا وہ تمام روایات مالکیہ غیر ظاہری مانی جائیں گی جن میں عدم وجوب کا قول ہے۔ اس ضمن میں امام مالک کے اکثر قواعد احناف سے ملتے ہیں اسی لیے اکثر فروعات میں مطابقت پائی جاتی ہے بلکہ مالکیہ حلال و حرام کے کراس میں زیادہ وسعت رکھتے ہیں ہاں کچھ مقامات میں پیچیدگی زیادہ ہے۔ اسی لیے مالکی کتب میں اس بات کی تصریح ہے کہ ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے محرم کا اسکو قتل کرنا جائز ہے لیکن کراس جانور کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

اسی طرح ھدی کا جانور، جزاء، فدیہ اور قربانی میں کراس جانور قبول نہیں ہو گا۔ علامہ نفراوی مالکی لکھتے ہیں:

"ولا من المتولد بين الوحشى والأنسى سواء كانت الأم وحشية والأب أنسية أو عكسه على المذهب كما للزكوٰة فى المتولدبين الأنسى والوحشى والهدايا والجزاء والفديه مثل الضحايا"

اور قربانی میں وہ جانور بھی ذبح کرنا جائز نہیں جو وحشی اور انسی کا کراس ہو برابر ہے کہ ماں وحشیہ اور باپ انسی ہو یا اس کے برعکس ہو مذہب کی روشنی میں جیسا کہ انسی اور وحشی کے کراس میں زکوۃ نہیں ہے ھدی، جزاء، فدیہ، قربانی کے مثل ہیں یعنی کراس بریڈ جانور ان میں لگانا جائز نہیں ہے۔

یاد رہے یہ مالکیہ کا اصل مذہب نہیں ہے مالکیہ کا اصل مذہب کیا اس کی وضاحت ہم شرح مختصر خلیل ،الذخیرہ اور المدونہ کے حوالے سے قلمبند کر چکے ہیں لہذا المدونہ کا اعتبار کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مالکیہ بھی احناف کی مثل ہیں جبکہ "التاج" اور الفواکہ وغیرہ کی عبارات پر اعتماد کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مالکیہ کے نزدیک بھی وہی حکم ہو گا جو شوافع کے نزدیک ہے۔

کفایة الطالب الربانی کی شروح میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ مالکیہ کا راجح مذہب احناف والا ہی ہے یعنی ماں کا اعتبار کرتے ہوئے ماں کے ساتھ سارے احکام میں بھی شریک کیا جائیگا۔

"إن كانت الأم من النعم فالزكاة وإلا فلا، هو الراجح وهو المذهب"[۱]

یعنی مالکیہ کا اصل مذہب وہی ہے جو کہ احناف کا ہے لہٰذا قربانی، عقیقہ، فدیہ، دیت، دم جزاء وغیرہ میں کراس بریڈ ماں کے تابع ہو گا۔

البتہ شوافع زکاۃ، صید وغیرہ میں کراس بریڈ کا اعتبار نہیں کرتے اسی طرح فقہ شافعیہ میں اصحاب ظواہر کے مطابق بھی ایک قول پایا جاتا ہے تفصیل کیلئے "المجموع شرح المذهب" کا مطالعہ فرمائیں

لیکن یہ قول شافعی مذہب کے خلاف ہے روض الطالب اور اسکی شرح اسنی المطالب میں کراس جانور کی قربانی کا جواز مرقوم ہے اسی طرح عقیقہ، ھدی، فدیہ، جزاء صید میں اسکا دینا جائز ہو گا۔[2]

وأما المتولد بين جنسين من النعم فالظاهرانه يجزئ هذا وفي العقيقة والهدي وجزاء الصيد.

یعنی کراس نعم میں سے ہو تو ظاہر یہی ہے کہ یہاں یعنی قربانی کے باب میں کفایت کر جائیگی اسی طرح عقیقہ، ھدی اور شکار کی جزاء میں جائز ہو گی۔

فقہ شافعیہ کے دونوں اقوال میں مطابقت اس طرح ہو گی کہ یہ حلال کا حلال سے کراس درست جانتے ہیں اور اس صورت میں ماں کی جنس کا بھی اعتبار کرتے ہیں لیکن حرام کا حلال سے کراس نہیں مانتے اور نہ ہی ایسے جانور کو کھایا جا سکتا ہے نہ ہی دودھ پیا جا سکتا ہے اور قربانی وغیرہ فروعات میں بھی اس کے عدم جواز کا قول کرتے ہیں۔ لیکن بجو اور زرافہ کو حلال سمجھتے ہیں یہ ان کے مذہب میں پیچیدگی ہے۔

حنابلہ کا موقف بڑا عجیب ہے ایک طرف تو وہ ایسے جانور میں زکوٰۃ کے وجوب کا قول کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ اسکو ایک مستقل جنس سمجھتے ہوئے کہتے ہیں کہ قربانی، دیت اور ھدی وعقیقہ وغیرہ میں اسکا استعمال درست نہیں ہے۔ علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"قال أصحابنا تجب الزكاة فی المتولد بين الوحشي والأهلي"[۳]

یعنی دو مختلف نسلوں کے کراس سے پیدا ہونے والی نسل میں زکوٰۃ واجب ہے ہمارے اصحاب نے یہی کہا ہے پھر اسی کا رد کرتے ہوئے اس فصل کے آخر میں کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا وجوب تحکم ہے اور ایسا جانور نئی نسل ہے نصوص ان کو متضمن نہیں۔ اس لئے یہ مذکورہ فروعات میں جائز نہیں ہو نگی۔

ا سنیکی، زکریا بن محمد اناری، أسنى المطالب، فل فی فتہ الاضحیۃ، دار الکتب الاسلامی بیروت، بدون طبع، ۱/ ۵۳۵

2 نفراوی، احمد بن عانم، الفواكه الدانی، دار الفکر بیروت، ۱۹۹۵ء، ۱/ ۳۷۸

۳۔ ابن قدامہ، المغنی، ۲/ ۴۵۵

"لا يجزئ في هدي والأضحية والدية"[1]

پوری بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ مالکیہ اور احناف اس جانور کو ماں کے حکم میں رکھتے ہیں اور تمام فروعات و نظائر میں اسی کی توثیق کرتے ہیں جبکہ شوافع حلال و حرام کراس بریڈ کو حرام سمجھتے ہیں جبکہ حنابلہ اسے نصوص سے خالی سمجھتے ہیں حلت و حرمت میں بھی رخصت دیتے ہیں لیکن کچھ فروعات میں استعمال جائز نہیں سمجھتے۔ جبکہ شوافع اکثر فروعات استعمال جائز سمجھتے ہیں۔

جمہور اہل اسلام اور کراس بریڈ جانوروں کا حکم

اس وقت کراس بریڈنگ اپنے عروج پر ہے عوام ور خواص سبھی اس میں مبتلا ہیں اور فقہی زبان میں ابتلاء عوام وخواص کا اپنا اعتبار ہے اس لئے اس میں رعایتی اقوال یا وسعت پر مبنی مذاہب پر ہی فتویٰ دینا چاہئیے۔ جبکہ کراس بریڈنگ قدرتی ہو۔ کیونکہ اس صورت میں مال محترم کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے احناف اور مالکیہ کے مذہب پر عمل کرنا چاہیے اور جانور کی ہیئت پر مطلقا حکم لگانا چاہیے۔ یہاں پر ایسی جزائیات کی تخریج ضروری ہے جس سے نفس مسئلہ آسان ہو جائے۔ کئی فقہاء نے یہاں حلال و حرام کے اجتماع و اختلاط کا ضابطہ جاری کیا ہے حالانکہ ہ ضابطہ یہاں درست نہیں کیونکہ اختلاط کا مطلب ہے کہ دو چیزیں آپس میں ملیں لیکن ہر ایک اپنی ہئیت پر رہے تو اختلاط اور اجتماع کہلائے گا جبکہ مذکورہ مسئلہ میں اختلاط ہے ہی نہیں یہاں انقلاب ماہیت کا اصول جاری ہو گا اور فقہاء اربعہ اسمیں متفق ہیں کہ اگر انقلاب ماہیت مکمل طور پر ہو جائے تو حکم بدل جائے گا فرق صرف کلی، جزئی کی تبدیلی کی صورت میں ہے مالکیہ اور احناف جزوی تبدیلی کو بھی حکم کی تبدیلی میں موثر سمجھتے ہیں جبکہ شوافع اور حنابلہ مکمل طور پر تبدیلی کو لازم قرار دیتے ہیں۔

جب حرام جانور کا کراس حلال سے ہو اور مادہ حلال ہو نیز کراس بریڈ ماں کی شکل وہیئت پر ہو تو چونکہ ماہیت مکمل طور پر بدل چکی ہوتی ہے اس لیے یہ جانور اس اصول کی روشنی میں سبھی کے نزدیک پاک ہونا چاہئیے جس طرح مرغیاں غلیظ غذا کھاتی ہیں پھر وہیں غذا مکمل طور پر تبدیل ہو کر گوشت کی شکل اختیار کر جاتی ہے تو اس صورت میں اس گوشت کو کوئی بھی حرام نہیں کہتا خصوصا جبکہ اس میں بدبو کے اثرات نہ ہوں لہٰذا اس اصول کو سامنے رکھ کر فقہاء کو ایسے جانوروں کی ماہیت کا اعتبار کرنا چاہئیے کیونکہ انھیں مکلف ہیئت کذائیہ کے ساتھ کیا گیا ہے اس لئے اسی کا اعتبار کرنا چاہئیے تاکہ عوام الناس ڈیری فارم اور کیٹل فارم سے بلا تامل فائدہ اٹھا سکیں نیز غیر اسلامی ممالک میں ان کے لئے قربانی وعقیقہ وغیرہ جانوروں کے لینے میں آسانی ہو سکے۔

انقلاب ماہیت کی تعریف

"تغيير ماهية الشيء تغير ألا يقبل الإعادة"[2]

۱۔ ایضاً

۲۔ قلعہ جی، محمد رواس وغیرہ، معجم لغة الفقهاء، حرف الھمزہ، دار النفائس، ۱۹۹۸ء، ۱/۵۹،

شئ کی ماہیت کا اس طرح سے بدلنا کہ جس کا اعادہ نہ ہو سکے یعنی کسی شئ کی ماہیت اور حقیقت کا اس طرح بدلنا کہ شے اس ماہیت پر آ ہی نہ سکے۔

قرآن پاک میں ہمیں جن چیزوں کا مکلف کیا گیا ہے ان کی ہیت قضائیہ کے ساتھ ہی مکلف کیا گیا ہے۔اسی لیے چاروں فقہاء خچر کے بارے میں انتہائی نرم رویہ رکھتے ہیں خصوصاجب اس کی مشابہت ماں سے ہو اور اسکی ماں گھوڑی ہو پھر بجو اور زرافہ میں شوافع کا حلت کا قول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ شوافع بھی کراس بریڈ میں نرم رویہ رکھتے ہیں۔

خلاصہ

جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں جو اصول ہیں وہ قطعی اور یقینی ہیں ان اصولوں کی روشنی میں جانور کا حلال اور حرام ہونا طے پائے گا وہ جانور جن کی حرمت پر نص ہو اور جو قرآن یا حدیث کے کسی ضابطہ کے تحت ہوں جیسے خبائث میں سے ہوں یا کچلیوں والے ہوں یا پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے ہوں وہ سارے حرام ہونگے۔ لیکن وہ جانور جو دو مختلف نسلوں کا کراس ہو اور دونوں حلال ہوں تو جمہور اہل اسلام اس متولد یعنی کراس بریڈ کو حلال سمجھتے ہیں جیسے وحشی اور انسی گائے کے کراس سے ہونے والا متولد۔اسی طرح مارخور اور ہرن کا بکری سے ملاپ حلال ہو گا لیکن انکی نسل یعنی کراس بریڈ کو قربانی، زکوٰۃ، عقیقہ، فدیہ، دیت، دم، جزاء الصید ضمان مثلی وغیرہ میں بعض شوافع اور حنابلہ کے نزدیک استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اصحاب ظواہر کا بھی یہی مذہب ہے اور اسے وہ ایک نئ نسل قرار دیتے ہیں اور نئ نسل کے حوالے سے نصوص خاموش ہیں اس لئے مخصوص مسائل میں ان کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتے۔مالکیہ و احناف کے نزدیک یہ جانور جب اپنی ماؤں کے مشابہہ ہو تو اس صورت میں حلال ہو گا چاہے حلال و حرام کے ملاپ سے ہی کیوں ہوا ہو اور قربانی، زکوۃ وغیرہ میں ماں کی جنس کے تابع ہو گا جو حکم ماں کی جنس کا ہو گا وہی۔ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے اپنے ستائیسویں اجلاس منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ نومبر ۲۰۱۷ مبحث نمبر ۴ کی شق نمبر ۳ میں مخلوط النسل جانور کو مطلقاً حلال قرار دیا ہے حالانکہ مذکورہ ادلہ کی روشنی میں یہ کسی طور پر درست فیصلہ نہیں ہے۔

حکم کراس بریڈ پر ہو گا آج کے دور میں اکثر غیر اسلامی ممالک میں حلال و حرام جانوروں کے مابین کثرت سے کراس ہو رہا ہے اور قربانی کے موقع پر وہاں کے مسلمان عجیب و غریب شکلوں پر مشتمل جانوروں کی قربانی سے آزمائے جاتے ہیں۔بالخصوص وہاں کے ہوٹلز، ریسٹورینٹز پر ایسے جانوروں کا گوشت مہیا ہوتا ہے۔دودھ میں اسلامی غیر اسلامی ممالک کی کوئی قید نہیں۔بڑی بڑی کمپنیاں کھلے عام کراس بریڈ کا دودھ بیچتی ہیں۔اس لیے عموم بلویٰ کا اعتبار کرتے ہوئے احناف ومالکیہ کے مؤقف کو وسعت کی بناء پر اپنانا چاہیے لیکن اسلامی ممالک میں حلال و حرام کے کراس پر مکمل پابندی ہونی چاہئیے۔فقہاء نے ان کو فرضی صورتوں کے ساتھ ذکر کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جواز کا قول مال متقوم کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ہے۔نیز جتنی احتیاطیں یا قیودات فقہاء مجوزین نے لگائی ہیں ان کا خیال کرنا خالصتا دینی معاملہ ہے اور دیانات میں کفار وفجار کا قول معتبر نہیں۔اس لیے اختیاری و قصدی

طور پر ایسے کرنے یعنی حلال و حرام کے کراس پر پابندی ہونی چاہیے۔ جن فقہاء نے اس کی حلت کا فتوٰی دیا انھوں نے مطلق رخصت نہیں دی بلکے انقلاب ماہیت ہی کے اصولوں پر رخصت دی ہے۔ یہی اس مسئلے کی تحقیق مناط ہے اسی صورت میں ہی منحصر رہے گی۔ لہذا جواز و عدم جواز کے اعتبار سے امت دو حصوں میں تقسیم ہے جو جائز قرار دینے والے ہیں وہ بھی اس انڈسٹری کے فروغ دینے کو پسند نہیں کرتے۔ کراس بریڈنگ کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس میں شریف نسلوں کے ناپید ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ والہ سلم نے کراس بریڈنگ پر پابندی لگا دی تھی۔

سفارشات

یہ تحقیق درج ذیل سفارشات کرتی ہے:

۱۔ مخلوط النسل کے کراس بریڈ کا معاملہ انتہائی حساس ہے کوئی فقیہ مطلقا اجازت نہیں دیتا اس لئے حلال وحرام کے غیر منظم طریقے سے کراس پر پابندی ہونی چاہیئے خواہ ٹیوب، ٹیکہ کے ذریعے کراس ہو یا جفتی کے ذریعے سے۔

۲۔ بہت سارے فقہی مسائل میں جانوروں کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اسلامی ممالک کو بڑے پیمانے پر افزائش نسل کے حلال طریقے ہی استعمال کرتے ہوے قربانی کے موقع پر جانور درآمد کرنے چاہئیں خصوصا ان ممالک میں جہاں کیٹل فارم میں کراس کی کوئی روک ٹوک نہ ہو۔

۳۔ ایسے جانوروں کے دودھ کی روک تھام یا عموم بلوٰی کے تحقق کے لئے مختلف علمی وفقہی مجامع سے سفارشات لی جائیں۔

۳۔ کراس کے بعد جانوروں کی نسل عموماً بانجھ پیدا ہوتی ہے۔ اس صورت میں کثرت سے کراس کرنے سے نر یا مادہ کی نسل ناپید ہونے کا قوی امکان موجود ہے۔ لہذا اس عمل کی روک تھام کی جائے۔ نسل کی ناپید ہونے کے خدشہ کی بنا پر اس عمل کو جانوروں کے حقوق کے خلاف قرار دینا چاہیے۔